السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دولہا کنواری بیوی کے ساتھ ایک ہفتہ اورثیبہ کے ساتھ تین دن گزارتا ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلتا حتیٰ کہ نماز باجماعت ادا کرنے کےلئے بھی نہیں جاتا کیا یہ سنت سے ثابت ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے کےلئے بھی گھر سے نہ نکلے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے، اور پھر باری تقسیم کردے اور اگر شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین دن گزارے اور اگر وہ پسند کرے تو اس کے ہاں سات دن گزارے اور پھر باقی بیویوں میں سے بھی ہر ایک کے پاس سات سات دن گزارے اس مسئلہ میں دلیل وہ روایت ہے جو ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے:

(من السنة إذا تزوج الرجل البكر على الثيب أقام عندها سبعا وقسم وإذا تزوج الثيب على البكر أقام عندها ثلاثا ثم قسم)) (صحيح البخاري))

''سنت یہ ہے کہ اگر کوئی مرد شوہر دیدہ کے ہوتے ہوئے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن گزارے اور پھر باری تقسیم کردے اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن گزارے اور پھر باری تقسیم کردے۔''

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انسؓ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے:

(أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما تزوج أم سلمة أقام عندها ثلاثا وقال لها: إنه ليس بك على أهلك هوان، إن شئت سبعت لك وإن سبعت لك سبعت لنسائي)) (صحيح مسلم))

''نبی اکرم ﷺ نے جب ان سے شادی کی تو ان کے ساتھ تین دن گزارے اور فرمایا کہ: اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ سات دن گزارتا ہوں اور پھر باقی بیویوں میں سے بھی ہر ایک کے پاس سات سات دن گزاروں گا۔

لیکن یاد رہے کہ جو شخص کنواری لڑکی سے شادی کرے یا ثیبہ سے اس کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس وجہ سے مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کےلئے نہ جائے کہ اس نے شادی کی ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں، مذکورہ دونوں حدیثوں میں بھی اس طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 283

محدث فتویٰ